انسانی دودھ کا ذخیرہ (Milk Bank)
(شریعت اور قانون کی نظر میں)

محمد عمیر *

محمد خبیب **

اقوامِ متحدہ کے عالمی ادارۂ صحت کے اطباء نے متفقہ طور پر ماؤں کے دودھ سے بچوں کی پرورش کرنے اور مصنوعی دودھ سے حتی الامکان بچنے کی تلقین کی ہے اور تمام طبی اداروں کو اس کی پابندی کرانے پر زور دیا ہے۔ لہذا مغربی ممالک میں بعض رفاہی اداروں نے ناقص الخلقت، کم وزن یا ماں کے دودھ کے متحمل نہ ہونے والے بچوں کی پرورش کے لیے دودھ دینے والی عورتوں سے دودھ کا چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ کم ازکم پہلے چھ ماہ تک بچہ صرف عورت کے دودھ سے صحت مند پرورش پا سکے اور اگر دودھ وافر مقدار میں نہ مل سکے تو اسے خرید کر تازہ، فریز یا خشک حالت میں ضرورت مند بچوں کی پہنچ میں لایا جا سکے، جسے ''ملک بینک'' کا نام دیا گیا۔ چند ہی دہائیوں میں یہ ادارے مغربی ممالک کے بعد مشرقی ممالک میں اسپتالوں سے ملحقہ اور غیر ملحقہ تجارتی وفلاحی ادارے قائم ہونا شروع ہو گئے۔ اسلام نے ایسے بچوں کے لیے رضاعت کا باب کھلا رکھا ہے جن کی مائیں کسی بھی سبب سے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلا سکتی ہوں۔ لیکن اسلام نے دودھ پینے والے بچے اور دودھ پلانے والی عورت کے درمیان حرمت میں ماں اور حقیقی بچے جیسا رشتہ قائم کیا ہے اور بعینہ نسب جیسی حرمت رشتہ رضاعت میں مقرر کی ہے۔ ملک بینک سے سینکڑوں نامعلوم عورتوں کا مخلوط دودھ پینے والے بچے کا ان عورتوں اور ان کی اولاد سے رشتہ رضاعت وحرمت قائم ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا، تو ملک بینک سے استفادہ کرنے والا بچہ بڑا ہو کر اپنے ہی معاشرے سے اپنے لیے شریک حیات کیسے تلاش کر پائے گا؟

دودھ پینے کی تعداد میں اختلاف کے ساتھ فقہاء اس امر میں متفق ہیں کہ شیر خوارگی کی عمر میں کسی دوسری عورت کا دودھ پینے سے رضاعی رشتہ قائم ہو جاتا ہے لیکن چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے اور دودھ نکال کر پلانے میں اختلاف ہے۔ فقہاء کی ایک تعداد نے رشتہ رضاعت کے لیے چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے کو ضروری قرار دیا ہے

* سکالر پی ایچ۔ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا، پاکستان۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولنگر کیمپس، پاکستان۔

اور کہا ہے کہ دودھ نکال کر پلانے سے دونوں کے درمیان رشتہ رضاعت وحرمت قائم نہیں ہوگا، کیوں کہ ماں کی ممتا ثابت نہیں ہوتی اور مجرد دودھ حرمت کے لیے ناکافی ہے کیوں کہ عمرِ رضاعت کے بعد یہی دودھ حرمت کا سبب نہیں ہوتا اور پھر ملک بینک کا دودھ سینکڑوں نامعلوم عورتوں کا ہوتا ہے جس میں عوت کی ذات اور دودھ کی مقدار اور رضعات کی تعداد کے متعلق شک کا پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اس موقف کو بعض فقہاء اور مفکرینِ سلف وعصر نے ترجیح دی ہے، جس کو بنیاد بناتے ہوئے اسلامی ممالک میں ملک بینک کے قیام اور اس سے استفادہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس مقالہ میں فریقین کے دلائل کو تنقیدی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حالاتِ حاضرہ میں اسلام سے رہنمائی لینے کی کوشش کی جائے گی۔

ملک بینک کی تعریف

هی مراکز مخصصه لجمع الحليب من أمّهات متبرعات اومن امهاتٍ يعطين حليبهُنَّ مقابل ثمن معين،ومن ثم تبيع هذه البنوت الحليب المجموع لأ مهات للواتی یرغبن فی ارضاعه لاطفالهن(۱)

جہاں مختلف ماؤں کا دودھ جمع کیا جاتا ہے ان مراکز کو ملک بینک کہتے ہیں۔ وہ مائیں یا تو فقط اجر وثواب کے حصول کی نیت سے اپنا دودھ عطیہ کریں یا پھر مقررہ قیمت کے عوض میں اپنا دودھ دینے پر رضامند ہوں، پھر یہ بینک وہ جمع شدہ دودھ ان ماؤں کو فروخت کریں جو اپنے بچوں کو دودھ پلوانے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

Human milk Bank- A donor milk bank is a service established to screen donors, collect, process,store and distribute donated human milk which is used to meet the needs of vulnerable infants in the community or inhospital settings.(2)

ملک بینک کے وجود میں آنے کے اسباب

ماں کے دودھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے فوائد رکھ دیے ہیں کہ جو کسی بھی مصنوعی دودھ سے حاصل نہیں ہوتے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بچے کے لیے ماں کا دودھ فرض قرار دیا ہے اور اطباء نے خاص طور پر اس کی تاکید کی ہے کیونکہ یہ زچہ وبچہ ہر دو کے لیے نہایت مفید ہے، لیکن بعض عورتیں اپنے بچوں کو کسی نہ کسی عذر کے باعث دودھ پلانے سے قاصر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماں ملازم پیشہ ہو یا وفات پاگئی ہو۔ بچے عمومی تعداد سے ہٹ کر زائد پیدا ہوئے ہوں۔ گرے پڑے بچے ملے ہوں اور حکومتی تحویل میں ہوں۔ بچہ ماں کے دودھ بارے حساسیت کا شکار ہو۔ بچہ کا وزن کم ہو یا وقت سے پہلے پیدا ہوا ہو اور طبعی رضاعت کا حامل نہ ہو۔ ماں کو ایسی مرض لاحق ہو کہ وہ مرض بذریعہ

دودھ بچے میں منتقل ہونے کا خدشہ ہو۔ ماں ایسی ادویات استعمال کرتی ہو جس کے اثرات دودھ کے ذریعے بچے میں منتقل ہو سکتے ہوں۔ بچے کو ماں کے دودھ کی مقدار کفایت نہ کرتی ہو یا ماں کا دودھ کلی طور پر خشک ہو۔(۳) تو ایسی صورت میں بچے کو انسانی دودھ کے فوائد سے محروم نہ رکھنے کے لیے اور مصنوعی دودھ (یعنی ڈبہ کے دودھ) اور جانوروں کے دودھ کے نقصانات سے بچانے کے لئے ملک بینک کی طرف نظر اٹھتی ہے اور ایسی صورت حال میں دودھ کے یہ مراکز بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

ملک بینک کی تاریخ

اللہ تعالیٰ نے ماں پر فطری ڈیوٹی عائد کی ہے کہ وہ اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اگر وہ خود اپنا دودھ پلانے سے قاصر ہو یا پلانا نہ چاہتی ہو تو متبادل ماں کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ جو نومولود کو دودھ پلاتی تھی، یہ سلسلہ جاری وساری تھا، لیکن مغربی انقلاب کے بعد عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہونے لگیں تو دوران ڈیوٹی دن بھر اپنے بچے کو دودھ پلانا ممکن نہ رہا اور متبادل کے طور پر دوسری عورتیں بطور رضاعی مائیں ملنا مفقود ہو گئیں تو گائے بھینس، بکری اور اونٹ کے دودھ کو متبادل کے طور پر اختیار کیا جانے لگا اور مصنوعی دودھ بھی مارکیٹ میں میسر ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ مصنوعی دودھ اور جانوروں کے دودھ کے نقصانات سامنے آنے لگے تو "ملک بینک" نعم البدل کے طور پر سامنے آیا۔

سب سے پہلے 1910ء میں متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے شہر بوسٹن میں پروفیسر ٹالبوٹ (talboot) نے دودھ جمع کرنے کا مرکز بنایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ماری ایلیز کایزر (Marie-Elise Kaiser) نے المانیا کے شہر "Magdebury" میں ایک مرکز بنایا پھر 1947ء میں پروفیسر "Lelong" نے پیرس میں پہلا ملک بینک بنایا۔(۴)

لندن میں 1935ء میں پہلا ملک بینک "کوئین چارلٹ بریسٹ ملک" (Queen charlate breast Milk Bank) کے نام سے قائم کیا گیا اور پہلے تین ماہ میں سینکڑوں بچوں کی جانوں کو بچایا گیا تھا۔ تو اس بنا سے اسے "قومی اہمیت کا حامل ادارہ" (Institution of national impotance) قرار دیا گیا۔(۵) ایشیاء میں سب سے پہلے ملک بینک لقمانیہ تلک میونسپل جنرل ہوسپٹل (Lokmanya Tilak Municipal General Hospital) ممبئی میں 1989ء میں ڈاکٹر ارمیڈا فرنانڈیز (Dr.Aomida Fernandez) نے قائم کیا اور ہر ضلعی ہوسپٹل میں ایک ایک ملک بینک قائم کرنے سفارش کی۔(۶) 1985ء میں ایک تنظیم Human Milk Banking "Association of North America" قائم ہوئی جو USA,Canda اور Moxico میں موجود ملک بینک بارے پالیسی وضع کرنے، تمام ملک بینک کے درمیان رابطہ کار بڑھانے اور عوام کو ملک بینک بارے شعور اجاگر

کرنے اور ریسرچ کا کام کرتی ہے۔(۷)

مشرقی اور مغربی ممالک میں اس وقت سیکڑوں ملک بینک کام کر رہے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق مغربی ممالک میں 30 ملین سے زائد مسلمان بستے ہیں، جن کی ایک بڑی تعداد ملک بینک سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔(۸) مصر میں ملک بینک کے علاوہ عام مارکیٹ میں بھی انسانی دودھ دستیاب ہے۔

فطری رضاعت کی اہمیت

رضاعت طبعیہ ماں اور بچے کی درمیان محبت اور شفقت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے طبعی رضاعت کے علاوہ کسی بھی اور طریقہ رضاعت سے ماں اور بچے کے درمیان محبت میں فطری طور پر کمی آجاتی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ(۹)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے، جو رضاعت کی مدت کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

مزید فرمایا:

وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوا اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ(۱۰)

اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلانے کا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰی(۱۱)

اور اگر تمہارا باہم اختلافات ہو جائے تو کوئی دوسری عورت بچے کو دودھ پلا دے۔

رسول اللہؐ کے فرمان کے مطابق بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانے والی ماں کے نامہ اعمال میں ہر گھونٹ کے عوض ایک مرتے ہوئے شخص کی زندگی بچانے کے برابر ثواب ملتا ہے لیکن جو عورتیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی اُن کے متعلق حضورؐ نے سخت تنبیہ فرمائی۔ واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ثم انطلقنا فإذا نحن بنساءٍ تنهش أثداء هن الحيات قلت:ما هؤلاء ؟! قال:هؤلاء الذين يمنعن أولادهن ألبانهن۔(۱۲)

پھر حضرت جبریلؑ مجھے اور آگے لے چلے تو اچانک میں دیکھتا ہوں کہ کچھ عورتوں کی چھاتیوں کو سانپ نوچ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ عورتیں کون ہیں؟ کہا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔

ماں کے دودھ کے فوائد

بچے کے لئے ماں کے دودھ کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ناگزیر وجوہات کی بنا پر جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے قاصر ہوتی ہیں ایسے بچوں کے لیے ملک بنک بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ماں کے دودھ کے چند ایک فوائد درج ذیل ہیں۔

۱۔ ماں کا دودھ صحیح درجہ حرارت پر ہوتا ہے، اسے ٹھنڈا یا گرم کرنے کی قباحت نہیں ہوتی۔

۲۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے زیادہ تندرست اور توانا ہوتے ہیں، ان کی یادداشت بھی تیز ہوتی ہے۔

۳۔ پیدائش کے فوراً بعد ماں کا دودھ پیلے رنگ کا ہوتا ہے اور بہت کم مقدار میں ہوتا ہے۔ اس دودھ کو ''لو سٹرم'' کہتے ہیں جو بچے میں قوتِ مدافعت پیدا کرتا ہے اور اسے بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۴۔ ماں کا دودھ زود ہضم ہوتا ہے اس کی وجہ سے بچے میں پیٹ کی بیماریاں کم ہوتی ہیں اور بچے سکون سے ہوتے ہیں۔

۵۔ ماں کا دودھ صاف ستھرا ہوتا ہے اس سے بوتل اور نپل کی گندگی سے محفوظ رہتا ہے۔

۶۔ بچے اور ماں میں مضبوط بندھن پیدا ہوتا ہے۔(۱۳)

۷۔ ماں کے دودھ میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو بچے کو ہیضہ، پولیو، انفلوئنزا جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

۸۔ ماں کا دودھ نہ پینے والے بچوں میں شرح اموات کا خدشہ دوسرے بچوں کی نسبت 14 گناہ زیادہ ہوتا ہے اور پہلے دن سے ہی نومولود کے ماں کا دودھ پینے سے ہلاک ہونے کے امکانات 45 فیصد کم ہوجاتے ہیں(۱۴) اور دنیا میں فی گھنٹہ 95 بچوں کو ماں کا دودھ بچا سکتا ہے۔(۱۵)

۹۔ گائے کے دودھ میں فاسفورس زیادہ ہوتا ہے لہذا کیلشیم اور فاسفورس کا توازن بگھڑنے کی وجہ سے بچوں کی ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں اور فاسفورس کی زیادتی کی وجہ سے بچے کے گردے متاثر ہوسکتے ہیں۔(۱۶)

۱۰۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے دوسرے بچون کی نسبت زیادہ ذہین، مضبوط اعصابی نظام رکھنے والے، زیادہ سمارٹ اور پھرتیلے ثابت ہوتے ہیں۔(۱۷)

۱۱۔ ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں ذیابیطس کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔☆ بچوں کو سینہ اور کان کے انفیکشن نہیں ہوتے اور الرجی نہیں ہوتی۔

۱۲۔ بچوں میں خون کا دباؤ ٹھیک رہتا ہے۔ اور وہ بہت موٹے بھی نہیں ہوتے۔(۱۸)

۱۳۔ انسانی دودھ بچے کو اس سوزش اور ورم سے محفوظ رکھتا ہے جو مصنوعی دودھ پینے سے معدے اور سانس کی

نالیوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۴۔ انسانی دودھ بچے کو کینسر کے خلیات اور بہت سے وائرسز اور بیکٹیریاز سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۔ انسانی دودھ سے بچے کو وہ دھاتی عناصر بھی حاصل ہوتے ہیں جو کسی اور دودھ سے بالکل بھی حاصل نہیں ہو پاتے۔(۱۹)

۱۶۔ رضاعت کا قدرتی عمل ماں کے لیے بھی نہایت مفید ہے اور رحم کے کینسر سے بچاؤ میں ممدو معاون ہے لیکن رضاعت نہ ہونے کی صورت میں دودھ پستانوں میں منجمد ہو کر چھاتی کے کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ دورانِ رضاعت آکسی ٹوسن (۲۰) کے اخراج سے رحم اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے جس سے عورتوں کا جسمانی ڈیلا پن ختم ہو جاتا ہے اور پھر اکثر ماؤں کے لیے مانع حمل بھی ہے جو انہیں مانع حمل ادویات اور دیگر ذرائع کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۷۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے 10 ہزار سے زائد ماؤں اور ان کے بچوں پر پانچ برس تحقیق کی گئی۔جس میں یہ بات سامنے آئی کہ کم از کم چار سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچے اپنی پانچویں سالگرہ کے موقع پر زیادہ سماجی اور دیگر بچوں کی نسبت 30 فیصد کم برا رویہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔(۲۱)

۱۸۔ یونیورسٹی کالج آف لندن ، برطانیہ نے 1958ء تا 1970ء کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے ایک گروپ پر سماجی تحقیق کے بعد رپورٹ پیش کی کہ، ماں کا دودھ پینے والے بچے ،ماں کا دودھ نہ پینے واے بچوں کی نسبت معاشرے میں زیادہ کامیاب رہے،انہیں ملازمتیں ،روزگار اور ترقی کے بہتر مواقع ملے۔(۲۲)

ملک بینک سے متعلقہ مسائل

ملک بینک سے استفادہ اور ملک بینک کو عام کرنے سے متعلق بحث سے پہلے ملک بینک سے متعلقہ درج ذیل مسائل زیر بحث لائیں جائیں گے۔

۱۔ انسانی دودھ کی خرید وفروخت کا حکم

۲۔ رضاعت میں غیرِ رضاعت کا حکم

۳۔ مخلط دودھ کا حکم

۴۔ رضاعت میں شک کا حکم

۱۔انسانی دودھ کی خرید وفروخت کا حکم

ملک بینک انسانی دودھ کی خرید وفروخت کا مرکز ہے۔اس لئے سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ شریعت انسانی

دودھ کی خرید وفروخت کی اجازت دیتی ہے یا نہیں؟ فقہاء کا اتفاق ہے کہ دودھ پلانے والی دودھ پلانے کی اُجرت وصول کر سکتی ہے۔ قرآن میں صراحت ہے کہ جو اپنے بچوں کو کسی اور عورت سے دودھ پلوائیں وہ اس کی اجرت ادا کریں۔ (۲۳)، لیکن فقہا نے اس امر میں اختلاف کیا ہے کہ اگر عورت کا دودھ نکال لیا جائے تو کیا اس کی بیع جائز ہوگی یا نہیں؟ امام مالکؒ (۲۴)، امام شافعیؒ (۲۵)، اور امام احمد بن حنبلؒ (۲۶) کے نزدیک جائز ہوگی۔ لیکن امام ابوحنیفہ (۲۷) کے نزدیک ناجائز ہوگی۔ امام احمد بن حنبلؒ (۲۸) کا ایک قول کراہت کا ہے۔

قائلینِ جواز کے دلائل

۱) یہ جانوروں کے دودھ کی طرح پاک دودھ یا مشروب ہے اور اس لیے کہ یہ اہل دنیا کی غذا ہے، پس تمام غذاؤں کی طرح اس کا فروخت کرنا بھی جائز ہوگا۔ اور یہ دودھ ایسا مال ہے جو قیمت رکھتا ہے تو اس کا مال ہونا اور قیمت رکھنا شرعاً وعرفاً اس کے قابل انتفاء ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۹) کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ثابت ہے کہ رضاعت کی اجرت ادا کرو اور اگر وہی دودھ کسی برتن میں نکال کر اس سے لیں، تو اس کی قیمت دینے کا بھی جواز مہیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ (۳۰)

اگر وہ تمہارے لیے رضاعت کی ذمہ داری نبھائیں تو ان کی اجرت دو۔

۲) رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أُكُلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ (۳۱)

یقیناً جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر ایک چیز کو کھانا حرام قرار دیتا ہے تو اُن پر اس چیز کی قیمت کو بھی حرام کر دیتا ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جس چیز کا کھانا حرام نہیں ہے، اس کی قیمت بھی حرام نہیں ہے، لہذا انسانی دودھ جانوروں کے دودھ اور پانی کی طرح ہے تو اُنہی کی طرح انسانی دودھ کی فروخت بھی جائز ہوگی۔ (۳۲)

مانعین جواز کے دلائل

۱) دودھ انسان کا جزو ہے مال نہیں ہے اور نہ ہی عام طور پر لوگ اسے مال کہتے ہیں، اس لیے اس کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے اور انسان اپنے تمام اعضاء سمیت مکرّم ہے، لہذا اس کے کسی ایک بھی جزو کو بیچ کر اس کی تذلیل وتحقیر نہیں کی جا سکتی (۳۳)، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" (۳۴)

۲) انسانی دودھ بچے کی ضرورت کی وجہ سے حلال کیا گیا ہے ورنہ اصل میں وہ حرام ہے کیونکہ ابن آدم کا گوشت

حرام ہے کیونکہ دودھ گوشت کے تابع ہے اسی پر قیاس کرتے ہوئے کہ انسان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا لہذا اس کا دودھ بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔ جیسے خنزیر اور گدھی کا گوشت اور دودھ۔(۳۵)

ترجیح

حنبلی دبستانِ فقہ کے مشہور ترجمان الشیخ ابن قدامہؒ کے نزدیک راجح دلائل عورت کے دودھ کی خرید و فروخت کے جواز پر ہیں۔(۳۶) کیونکہ قرآن کے مطابق ایک عورت کسی دوسرے کے بچے کی رضاعت کرنے کے صلہ میں معاوضے کی حقدار ہے تو اگر وہ عورت وہی دودھ نکال کر فروخت کرے تو بھی معاوضے کی حقدار ہونی چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ اگر عورت فی سبیل منفعت اپنا دودھ کسی بچے تک پہنچاتی ہے تو دودھ دینے والی عورت کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور اس معاوضہ سے وہ اپنی خوراک زیادہ بہتر کر سکتی ہے۔ تیسری بات کہ دوسرے لوگ جب اس دودھ سے فائدہ اٹھائیں تو دودھ دینے والی کو بھی فائدہ ملنا چاہیے۔ چوتھی بات کہ انسانی دودھ کو کسی حرام جانور کے دودھ پر قیاس کر کے دلیل نہیں لی جاسکتی کیونکہ ان کا دودھ تو بذات خود حرام اور ناپاک ہے لیکن انسانی دودھ حلال اور پاکیزہ ہے اور عمر کے ایک خاص حصہ میں بچے کو غذا فراہم کرتا ہے۔ اور پھر ملک بینک کے لیے لوگوں کی طرف سے دودھ عطیۃً فراہم کیا جاتا ہے اور دودھ مہیا کرنے والوں کی تحائف کی شکل میں حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے، تاہم بوقتِ ضرورت دودھ خریدا بھی جاسکتا ہے۔

۲۔رضاعت میں غیرِ رضاعت کا حکم

فقہاء کا اس امر میں اتفاق ہے کہ عورت کے پستان سے بچے کو دودھ پلانا اپنی شرائط کے مطابق حرمت واقع کر دیتا ہے، لیکن وجور(۳۷) سعوط (۳۸) اور حقنہ (۳۹) کے بارے اختلاف کیا گیا ہے۔ حنفیہ(۴۰) مالکیہ(۴۱) اور شافعیہ(۴۲) کہتے ہیں کہ غیرِ رضاعت کو رضاعت میں شامل کیا جاسکتا ہے جبکہ ظاہر یہ اور امام احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت کے مطابق پستان سے دودھ پینا رضاعت سے تحریم کے ثبوت کے لئے شرط ہے، اس کے برعکس کسی اور طریقے سے رضاعت ثابت نہیں ہوسکتی۔

قائلین کے دلائل

جو فقہاء کہتے ہیں کہ رضاعت میں غیرِ رضاعت کو شامل کیا جاسکتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ (٤٣)

رضاعت صرف وہی معتبر ہوگی جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو بڑھائے۔

۲) نبی مکرمؐ کا فرمان:

لا يحرم من الرضاعة إلا ما فتق الأمعاء في الثدي، وكان قبل الفطام (٤٤)

صرف اُسی رضاعت سے حرمت واقع ہوتی ہے جو مدت رضاعت میں انتڑیوں کو پھاڑے اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جو دودھ انتڑیوں تک پہنچے اور ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو بڑھائے تو وہ اس رضاعت کی طرح ہے جو رضاعت بچے نے اپنے منہ سے ماں کی چھاتی سے کی ہے۔ جیسے ناک کے راستے پانی جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح دودھ کا انتڑیوں تک پہنچنا ضروری ہے نہ کہ منہ کے ساتھ رضاعت کرنا۔ (۴۵)

مانعین کے دلائل

جو کہتے ہیں کہ غیر رضاعت کو رضاعت میں شامل نہیں کیا جاسکتا ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ (۴۶)

اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں۔

۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ (٤٧)

نسب سے جو رشتے حرام ہیں وہ رضاعت کی رو سے بھی حرام ہیں۔

۳) ابن حزمؒ لکھتے ہیں:

لَمْ يُحَرِّمُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى نِكَاحًا، إِلَّا بِالْإِرْضَاعِ وَالرَّضَاعَةِ وَالرَّضَاعِ فَقَط-وَلَا يُسَمَّى إِرْضَاعًا إِلَّا مَا وَضَعَتْهُ الْمَرْأَةُ الْمُرْضِعَةُ مِنْ ثَدْيِهَا فِي فَمِ الرَّضِيعِ ،يُقَالُ أَرْضَعَتْهُ تُرْضِعُهُ إِرْضَاعًا.

وَلَا يُسَمَّى رَضَاعَةً، وَلَا إِرْضَاعًا إِلَّا أَخْذُ الْمُرْضَعِ، أَوْ الرَّضِيعِ بِفِيهِ الثَّدْيَ وَامْتِصَاصُهُ إِيَّاهُ ،تَقُولُ: رَضِعَ يَرْضَعُ رَضَاعًا وَرَضَاعَةً.

وَأَمَّا كُلُّ مَا عَدَا ذَالِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَا يُسَمَّى شَيْءٌ مِنْهُ إِرْضَاعًا، وَلَا رَضَاعَةً وَلَا رَضَاعًا، إِنَّمَا هُوَ حَلَبٌ وَطَعَامٌ وَسِقَاءٌ، وَشُرْبٌ وَأَكْلٌ وَبَلْعٌ، وَحُقْنَةٌ وَسَعُوطٌ وَتَقْطِيرٌ، وَلَمْ يُحَرِّمُ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ بِهَذَا شَيْئًا.(٤٨)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم میں نکاح کو صرف إِرْضَاع، رَضَاعَة اور رَضَاع (یعنی دودھ پلانے، پینے یا عملِ رضاعت) کی وجہ سے ہی حرام کیا ہے اور اس عمل کو إرضاع کا نام اس وجہ سے ہی دیا گیا ہے کہ عورت اپنے پستان دودھ پینے والے کے منہ میں ڈالتی ہے (اسی لیے) کہا جاتا ہے کہ اس عورت نے اسے دودھ پلایایا، وہ اسے دودھ پلاتی ہے۔

جس کو دودھ پلایا جاتا ہے یا جو دودھ پیتا ہے اس کا (عورت کے) پستان کے منہ سے پینے اور اس کو چوسنے کی وجہ سے اس عمل کو رَضَاعَة اور إِرْضَاع کا نام دیا جاتا ہے۔اسی طرح آپ رَضِعَ يَرْضَعُ رَضَاعًا وَرَضَاعَةً بھی کہہ سکتے ہیں۔

جہاں تک اس کے علاوہ ان امور و اشیاء کا تعلق ہے جن کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں ان میں سے کسی چیز کو بھی إِرْضَاع، رَضَاعَة یا رَضَاع نہیں کہہ سکتے، وہ صرف عام دودھ، کھانا، پینا، مشروب، کوئی چیز نگلنا، پچکاری سے دودھ اندر ڈالنا، ناک کے ذریعے اندر داخل کرنا یا قطرے ٹپکانا وغیرہ ہی کہلائے گا (یعنی اسے رضاعت کا نام نہیں دیا جا سکتا) اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا۔

۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ(٤٩)

چھاتی سے ایک مرتبہ دودھ چوسنے یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

رضاعت کے معنی صرف یہ ہیں بچہ ماں کے پستان سے دودھ اپنے منہ سے پیئے اور چوسے، اس کے علاوہ کو رضاعت نہیں کہا جا سکتا اور نہ اس سے حرمت واقع ہوگی۔(۵۰)

۵) اگر رضاعت کی علت صرف ہڈیاں مضبوط ہونا اور گوشت بڑھنا ہے تو پھر اگر کوئی عورت کسی بچے کو اپنا خون دے دے تو وہ اس کی ماں بن جانی چاہیے، کیونکہ دودھ کی نسبت خون سے ہڈیاں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں اور جسم تقویت پکڑتا ہے۔صرف ہڈیوں اور گوشت کی تقویت کی علت کی بنیاد ظن پر ہے اور احکام دین ظن کی بنیاد پر فرض نہیں کئے جا سکتے اور ظن سب سے جھوٹی بات ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۵۱)

اور بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا(۵۲)

ترجیح

راجح موقف یہ ہے کہ رضاعت وہی معتبر ہوگی جو بچہ ماں کی چھاتی سے حاصل کرے گا۔کیوں کہ اسی سے

ہی ماں کی ممتا حاصل ہوتی ہے۔اس کے علاوہ کو کسی بھی صورت کو رضاعت نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں بھی رضاعت کا ذکر کیا ہے وہاں ماں کے ساتھ کیا ہے۔ اور احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ باقی ظن اور حد سے تجاوز کرنا ہے اور یہی حضرت لیث بن سعدؒ (۵۳) نے فرمایا:

إِنَّمَا الرَّضَاعُ مَا مُصَّ مِنَ الثَّدْيِ (٥٤)

رضاعت صرف وہی معتبر ہوگی جو دودھ پلانے والی کی چھاتی سے چوسنے سے ہوگی۔

رضاعت کی علت صرف غذا قرار نہیں دی جا سکتی، غذا تو دودھ کی بجائے خون سے زیادہ حاصل ہوتی ہے لیکن اس سے حرمت واقع نہیں ہوتی، لہذا بچے کا بذاتِ خود ماں کی چھاتی سے بطور غذا دودھ کا حصول بمعہ اپنی مزید شرائط حرمت کا سبب بنے گا، ورنہ نہیں۔

۳۔خلیط دودھ کا حکم

مِلک بنک کے دودھ میں کئی ایک عورتوں کا دودھ شامل ہوتا ہے اور اس دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے فریز کر لیا جاتا ہے یا پھر خشک کر لیا جاتا ہے اور بوقت ضرورت پانی ملا کر استعمال کر لیا جاتا ہے۔عورتوں کے خلیط دودھ کے بارے میں امام ابو حنیفہ (۵۵) ، امام ابو یوسفؒ (۵۶)، اور شافعیہ (۵۷) کے ایک قول کے مطابق تحریم اس عورت سے متعلق ہوگی جس عورت کا دودھ غالب ہو۔جبکہ امام ابو حنیفہؒ (۵۸) کے ایک قول، امام محمد (۵۹) مالکیہ (۶۰) شافعیہ کے ایک موقف (۶۱) اور حنابلہ (۶۲) کے نزدیک حرمت دونوں سے ثابت ہو جائے گی۔

صرف غالب دودھ سے حرمت کے قائلین کے دلائل

غالب کے مقابلے میں مغلوب شئے کو شریعت میں معتبر نہیں مانا جاتا جیسے پانی میں دودھ ملا کر بچے کو دیا جائے تو ان دونوں میں سے جو چیز غالب ہوگی صرف اسی کا اعتبار ہوگا جیسے بہت زیادہ پانی میں معمولی نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔(۶۳)

خلیط دودھ میں غالب اور مغلوب، ہر دو قسم کے دودھ سے حرمت کے قائلین کے دلائل

۱) دونوں عورتوں کا دودھ ایک جنس سے تعلق رکھتا ہے۔اور ایک جنس دوسری جنس پر غالب نہیں آسکتی، ایک جنس کی قلیل مقدار اسی جنس کی دوسری چیز میں شامل ہو کر اس کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے اور ایک ہی جنس کی کثیر مقدار قلیل مقدار کا اثر زائل نہیں کرتی۔لہذا بچہ دونوں سے غذا پاتا ہے۔(۶۳)

۲) اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ میں اس گائے کا دودھ نہیں پیوں گا اور اگر اس گائے کا دودھ کسی دوسری گائے کے دودھ کے ساتھ ملا دیا جائے اور وہ پی لے تو قسم ٹوٹ جاتی ہے، ایسے دو عورتوں کے خلیط دودھ کی صورت میں دونوں

عورتوں سے حرمت واقع ہو جائے گی۔(۶۴)

ترجیح

راجح موقف یہ ہے کہ یہ تمام دودھ ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں ملک بینک میں دوعورتوں کا نہیں بیسیوں عورتوں کا خلیط دودھ ہوسکتا ہے اور بچہ ہر ایک دودھ سے نفع حاصل کرے گا لیکن ظاہر یہ کہ ہاں تو امتصاص ثدی نہ ہونے کی بنا پر حرمت ثابت نہ ہوگی اور شوافع کے ہاں جب تک پانچ رضعات نہ ہوں تب تک حرمت ثابت نہ ہوگی۔احناف کے ہاں غالب دودھ سے حرمت واقع ہوگی لیکن ملک بنک کے دودھ میں غالب و مغلوب دودھ کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔صرف حنابلہ کے ہاں خلیط دودھ ہر عورت سے حرمت واقع کر دیتا ہے لیکن آخر الذکر دونوں فقہاء کی آراء کے مطابق اگر ساتھ ساتھ شک کا پہلو بھی پایا جائے تو حرمت واقع نہیں ہوگی کیوں کہ "اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا"(۶۵) لہذ امختلط دودھ سے حرمت واقع نہیں ہوگی۔

۴۔رضاعت میں شک کا حکم

رضاعت میں شک کے مختلف پہلو ہیں مثلاً بچے کو کس عورت نے دودھ پلایا؟ فلاں عورت نے دوودھ پلا یا ہے یا نہیں؟ بچے نے دودھ پیا بھی ہے یا نہیں؟ جو دودھ پیا ہے وہ عورت ہی کا تھا،کسی جانور وغیرہ کا تو نہیں؟ بچے نے جو خلیط دودھ پیا ہے وہ کس کس عورت کا تھا؟ بچے نے دودھ وقت رضاعت میں پیا ہے یا عمرِ رضاعت کے بعد؟ یہ شک چوسوں کی تعداد کے بارے میں بھی ہوسکتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ رضاعت کے کسی بھی معاملے میں شک واقع ہو جائے تو حرمت واقع ہوسکتی ہے یا نہیں؟ احناف(۶۶)،شافعیہ(۶۷) اور حنابلہ(۶۸) کا موقف ہے کہ امورِ رضاعت میں جب شک پیدا ہو جائے تو حرمت واقع نہیں ہوگی،لیکن مالکیہ (۶۹) کہتے ہیں کہ احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھتے ہوئے حرمت واقع ہو جائے گی۔

مانعینِ حرمت کے دلائل

۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (۷۰)

اور بشک وہم وگمان حق کے مقابے میں کچھ کام نہیں دیتا۔

۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ :عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ،ثُمَّ نُسِخْنَ،بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ(۷۱)

قرآن میں جو حرمت واقع کرنے کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا وہ دس معلوم رضعات تھے۔ پھر اس حکم کو پانچ معلوم رضعات کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا۔

۳) اصول فقہ کا قاعدہ ہے:

اِنَّ الْیَقِین لَا یَزُول بِالشَّكِّ (۷۲)

یقین کو شک زائل نہیں کرتا

۴) رضاعت بارے اصول فقہ کا ایک اور قاعدہ ہے:

بُنِیَ عَلَی الْیَقِینِ لِأَنَّ الْأَصلَ عَدَمُ الرَّضَاعِ (۷۳)

یقین پر بنیاد رکھی جائے گی کیونکہ اصل رضاعت کا نہ ہونا ہے

قائلین حرمت کے دلائل

۱) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دع ما یریبك إلی ما لا یریبك(۷٤)

شک والی بات کو چھوڑ کر اس بات کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِینِهِ، وَعِرْضِهِ(۷٥)

جو شخص شبہات سے بچ گیا۔اس نے اپنے دین وعزت کو بچالیا۔

۳) حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تجھے اور تیری بیوی کو دودھ پلایا تو عقبہؓ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ پھر انہوں نے ابواہاب کے گھر سے پتا کروایا تو انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اُس نے ہماری بچی کو دودھ پلایا یا نہیں؟ چنانچہ عقبہؓ نے مدینہ میں حضو صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیف و قدقیل؟" جب ایسا کہہ دیا گیا تو پھر تم اسے اپنے عقید میں کیسے رکھے سکتے ہو؟ چنانچہ عقبہؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی۔(۷۶)

ترجیح

راجح مسلک جمہور کا ہے کیونکہ رضاعت کے معاملات میں نص آ چکی ہے کہ معاملہ یقینی ہو۔لہذا شک کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔اور عقبہؓ کے معاملے میں جب عورت نے یقین کے ساتھ کہہ دیا کہ میں نے اسے اور اس کی

بیوی کو دودھ پلایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یقین کی پاسداری کی ہے۔فقہاء کی چند ایک فقہی آرا بھی ملاحظہ کیجیے۔ابن قدامہؒ لکھتے ہیں:

وَإِذَا وَقَعَ الشَّكُّ فِي وُجُودِ الرَّضَاعِ، أَوْ فِي عَدَدِ الرَّضَاعِ الْمُحَرِّمِ، هَلْ كَمُلَا أَوْ لَا؟ لَمْ يَثْبُتْ التَّحْرِيمُ؛ لِأَنَّ الْأَصْلَ عَدَمُهُ، فَلَا نَزُولُ عَنْ الْيَقِينِ بِالشَّكِّ، كَمَا لَوْ شَكَّ فِي وُجُودِ الطَّلَاقِ وَعَدَدِهِ۔ (۷۷)

جب رضاعت یا اس کی مقدار کے بارے میں شبہ واقع ہو جائے تو حرمت ثابت نہیں ہوگی۔کیونکہ اصل حرمت کا نہ ہونا ہے۔تو شک کی وجہ سے حلت ختم نہیں ہوگی۔جس طرح طلاق یا اس کی تعداد کے بارے میں شک ہوجانے کا مسئلہ ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب "**الاختیار لتعلیل المختار**" میں ہے:

امْرَأَةٌ أَدْخَلَتْ حَلَمَةَ ثَدْيِهَا فِي فَمِ رَضِيعٍ، وَلَا يُدْرَى أَدَخَلَ اللَّبَنُ فِي حَلْقِهِ أَمْ لا؟ لايَحْرُمُ النِّكَاحُ .وَكَذَا صَبِيَّةٌ أَرْضَعَهَا بَعْضُ أَهْلِ الْقَرْيَةِ، وَلَا يُدْرَى مَنْ هُوَ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِيَجُوزُ؛ لِأَنَّ إِبَاحَةَ النِّكَاحِ أَصْلٌ، فَلَا يَزُولُ بِالشَّكِّ۔(۷۸)

اگر کسی عورت نے اپنی چھاتی بچہ کے منہ میں ڈالدی ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دودھ بچہ کے حلق میں داخل ہوا یا نہیں تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔اسی طرح اگر کسی بچی نے گاؤں کی ایک یا چند انجان عورتوں کا دودھ پی لیا ہوا اور تعین کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کس کا دودھ پیا ہے۔تو اس گاؤں کے کسی آدمی کا اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہوگا کیونکہ محض شبہ کی بنیاد پر نکاح کی حلت ختم نہیں ہوگی۔

۵۔مِلک بینک کے عام کرنے اور اس سے رضاعت کا حکم

وہ دلائل جن کی بنیاد پر ملک بینک سے رضاعت اور اسے عام کرنے کا حکم لاگو کیا جا سکتا ہے،تفصیلاً بیان کئے جا چکے ہیں چونکہ ملک بنک دورِ حاضر کا مسئلہ ہے لہذا شریعت کے درج بالا تفصیلی احکامات اور ان کی جزئیات پر ملک بنک کی بنیاد رکھی جائے گی۔عصر حاضر کے فقہاء نے مِلک بینک کے جواز و منع پر بحث کی ہے اور تین نظریات سامنے آئے۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی، شیخ عبدالطیف حمزہ، شیخ مصطفیٰ الزرقا، شیخ علی التسخیری وغیرھم، اس بات کے قائل ہیں کہ مِلک بینک سے رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ بعض فقہا کہتے ہیں کہ اگر ملک بینک دودھ دینے

والی عورت اور دودھ پینے والے نومولود کا ریکارڈ رکھے تو ملک بنک کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین ،شیخ عبدالرحمٰن النجار، شیخ عبداللہ البسام وغیرھم کہتے ہیں کہ ملک بینک سے رضاعت حرام ہے اورملک بینک کے قیام کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مانعین کے دلائل

۱۔ دودھ بینک کے بنانے اوران سے بچوں کو دودھ دینے کے معاملے میں لاقانونیت اور بدنظمی جنم لیتی ہے، ایک آدمی ایک ایسی لڑکی سے شادی کرلیتا ہے جس نے اس کا یااس کی ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے۔شرعی اعتبار سے ایسے رشتہ کے ساتھ شادی کرنا منع ہے لہذا ملک بنک کے قیام اوراس سے بچوں کی پرورش سدالذریعہ یعنی حرام کام کی طرف جانے ولا رشتہ ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے

۲۔ مِلک بینک کادودھ غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے حرمت کے وقوع کا اندیشہ ہوتا ہے، لہذا احتیاط لازم ہے۔

۳۔ مِلک بنک کے منفی پہلو مثبت پہلوؤں پر غالب ہیں اور پھر مثبت پہلوؤں کی بھی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، لہذا غالب کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

۴۔ دودھ بینکوں سے رضاعت کا اگر کچھ نقصان ہے بھی تو صرف بچے کی ذات تک محدود رہتا ہے، جبکہ ملک بینک کے بدترین اثرات پورے معاشرے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب دو نقصان اکھٹے ہو جائیں تو بڑے نقصان کو ترک کر دیا جائے اور چھوٹے کو اپنا لیا جائے۔"إذا تعارضت مفسدتان رُوعی أعظمهما ضررًا بارتكاب أخفهما"(۷۹)

۵۔ دودھ بینکوں کی وجہ سے حسب ونسب خراب ہوتا ہے اور اختلاط واقع ہوتا ہے، شرعی لحاظ سے ضیاء نسل سے بچنا ضروری ہے۔ ملک بینک سے معاشرے میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں، اخراجات اٹھتے ہیں، لہذا ملک بینک سے منفعت کم اورفساد زیادہ ہے۔لہذا ملک بینک کے ذریعے لاحق ہونے والی بیماریوں اور نقصانات کے پیش نظر اس سے حاصل ہونے والے چندفوائد کو پسِ پشت ڈال دیاجائے گا اوران مفاسد سے اجتناب کو مقدم کیا جائے گا۔ کیونکہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

دَرْءُ الْمَفَاسِدِ أولى من جلب الْمصَالح(۸۰)

مفاسد کو ختم کرنا مصالح کے حصول پر مقدم ہوتا ہے۔

۶۔ دودھ بنکوں کے قیام میں مفعت اور مصلحت کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو بچے تک محدود ہوتا ہے اوران بنکوں

کے ممنوع قرار دینے میں بڑی مصلحت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

إذا تعارضت مصلحتان روعی أکبرهما بتفویت أدناهما(۸۱)

جب بڑی اور چھوٹی دو مصلحتیں جمع ہو جائیں تو بڑی مصلحت کا خیال رکھا جائے اور ادنیٰ کو ترک کر دیا جائے۔

۷۔ دودھ بینکوں کے قیام سے بچے کو اور معاشرے کو زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ بچے کے نقصان کو تو مصنوعی دودھ یا کسی عورت سے رضاعت کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے، لہذا ایک نقصان کو دوسرے نقصان سے دور نہیں کیا جاسکتا، اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

الضرر لا یزال بالضرر(۸۲)

نقصان کو نقصان کے ذریعے پورا نہیں کیا جاتا۔

۸۔ انٹرنیشنل فقہہ اکیڈمی جدہ کے فقہاء نے 22 تا 28 دسمبر 1985ء ملک بینک سے متعلق سیر حاصل بحث کے بعد طے کیا کہ:

اول: عالم اسلام میں ملک بینک قائم کرنا ممنوع ہے۔

دوم: ملک بینک کے دودھ سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔(۸۳)

۹۔ کویت میں منعقدہ کانفرنس " ندوة الانجاب فی ضوء الاسلام" میں بھی پیدائشی لحاظ سے نامکمل بچوں کیلئے ملک بنک کے قیام کی حوصلہ شکنی کی گئی۔(۸۴)

قائلین کے دلائل

۱۔ دودھ بینک کے قائل فقہاء کا خیال ہے کہ رضاعت میں اصل کیا ہے؟ شریعت اسلامیہ نے حرمت نکاح کی اصل اساس اور بنیاد دودھ پلانے والی ماں کو بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَ اُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَ اَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ (۸۵)

صرف دودھ لینے سے ماں ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اصل چیز دودھ چوسنے کے ساتھ ساتھ بچے پر ماں کی شفقت و محبت اور مہربانی ہے۔ وہ عورت صرف دودھ ہی نہیں پلاتی، سینے سے بھی لگاتی ہے، پیار و محبت دیتی ہے۔ یہ مجرد رضاعت نہیں ہے۔ اسی سے ہی وہ ماں بن جاتی ہے اور اس کے بچے اس کے بھائی بن جاتے ہیں۔ ملک بینک سے مامتا ثابت نہیں ہوتی۔

۲۔ رضاعت کا مفہوم لغت میں یہ ہے کہ بچہ عورت کی چھاتی سے اپنے منہ سے دودھ پیئے۔ اسی وجہ سے لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل کے ایک موقف اور امام ابن حزمؒ نے یہ موقف اپنایا ہے کہ رضاعت صرف اسی صورت ہو

گی جب بچہ اپنے منہ سے ماں کے پستان سے دودھ چوسے۔

۳۔ حرمت مجرد دودھ سے نہیں ہوتی، اس کے ساتھ کئی ایک شرائط رکھی گئی ہیں۔ مثلاً بچہ مدتِ رضاعت میں ہو ،مدت رضاعت کے بعد جتنا مرضی دودھ پیئے، حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح دودھ کی مقدار میں اختلاف ہے کہ جس دودھ سے اس کا گوشت اور ہڈیاں بنیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں پانچ مرتبہ پینے کا کہا گیا ہے۔

۴۔ رضاعت کی شرائط میں جب کوئی شرط مفقود ہو جائے تب بھی رضاعت ثابت نہیں ہوتی ، ملک بینک میں دودھ بطور غذا لینے کی شرط تو پائی جاتی ہے، لیکن پستان سے چوسنے کی شرط مفقود ہے، لہٰذا حرمت ثابت نہیں ہوگی۔

۵۔ رضاعت ثابت کرنے کے لیے حتمی علم ہونے کی ضرورت ہوتی ہے ،جو کہ مِلک بینک میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں مختلف جہات سے شک پیدا ہو جاتا ہے۔ امکان ہے کہ لڑکے اور لڑکی نے ایک عورت کا دودھ نہ پیا ہو، وہاں اس بات کے بھی بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا صرف گمان اور شک کی بنیاد پر حرمت ثابت نہیں ہوسکتی۔

۶۔ مِلک بنک میں خلیط دودھ کو عام طور پر خشک کر لیا جاتا ہے اور بوقت ضرورت خشک دودھ میں اتنا پانی ڈالا جاتا ہے کہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اعتبار غالب کا ہی ہوتا ہے، لہٰذا حرمت ثابت نہیں ہوگی۔

۷۔ مِلک بنک عارضی ضرورت کے پیش نظر بنائے جاتے ہیں یہ حقیقی رضاعت کے قائم مقام نہیں ہوسکتے۔

۸۔ ملک بنک کا تعلق عموم سے ہے اور اس میں معاشرتی مصلحت کا ہی اعتبار کیا جاتا ہے تو ایسے معاملے میں فتوی جاری کرتے ہوئے آسانی کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے۔

مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا(٨٦)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو امر کے درمیان جب بھی اختیار دیا گیا تو ان میں جو آسان صورت تھی، اس کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول خود ہی نہیں اپنایا، بلکہ فقیہ، قاضی اور حکمران طبقے کو اس اصول کی تعلیم دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو اصحاب کا یمن میں بطور رفقیہ، قاضی اور حاکم تقرر کیا تو ان کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا(٨٧)

آسانی فراہم کرنا، سختی نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا۔

۹۔ مصر کی وزارتِ صحت نے دارالافتاء کو یہ سوال لکھا کہ کیا ملک بینک حلال ہے یا حرام ہے؟ واضح رہے کہ یہ بینک مختلف عورتوں کا دودھ اکٹھا کرتے ہیں، وہ عورتیں خواہ اجروثواب کی نیت سے دودھ عطیہ کریں یا اس کا معاوضہ وصول کریں۔ پھر اس دودھ کو فریز کر کے تین ماہ تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے یا اسے خشک کر کے محفوظ کرلیا جاتا ہے، اور پھر ان محتاج بچوں کی رضاعت کا عمل اس سے پورا کیا جاتا ہے جو کسی وجہ سے اپنی ماں کے دودھ سے محروم ہوتے ہیں۔ نیز جو سب سے بڑا اشکال درپیش ہے وہ یہ ہے کہ اسی ملک بینک سے دودھ پینے والا بچہ اور بچی، اگر بڑے ہو کر آپس میں شادی کر لیں تو کیا ان کی شادی درست ہوگی؟ یعنی ایسا تو نہیں ہوگا کہ ان میں رضاعی حرمت کا رشتہ بن جائے اور وہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہوں؟

دارالافتاء نے اس کا جواب یہ دیا کہ ملک بینک سے دودھ پینا حرمت کے واقع ہونے کا باعث نہیں بنتا اور نہ ہی اس کی وجہ سے ایسے لڑکے لڑکی کی آپس میں شادی حرام ہوسکتی ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ رضاعت تب تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی شروط کامل طور پر نہ پائی جائیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جو دودھ بچے نے پیا ہے وہ عورت کا ہی دودھ ہو (یعنی کسی جانور، گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا نہ ہو)، دوسری شرط یہ ہے کہ وہ دودھ منہ کے راستے پیٹ میں گیا ہو (یعنی حلق میں ٹپکانا یا ناک کے ذریعے پیٹ میں اتارنا معتبر نہیں ہوگا)، تیسری شرط یہ ہے کہ اس دودھ میں پانی، دوا یا بکری وغیرہ کا دودھ نہ ملایا گیا ہو۔ اسی طرح کسی اور عورت کا دودھ بھی اس میں ملا ہوا نہ ہو اور کھانے کی کوئی جامد چیز بھی اس میں نہ ملائی گئی ہو۔ چنانچہ اگر اس میں ایسی کوئی چیز ملائی گئی ہو اور اسے آگ پر پکایا گیا ہو تو پھر بالاتفاق اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ کے موقف کے مطابق اگر اس کو آگ پر نہ بھی پکایا گیا ہو تب بھی اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، خواہ اس کھانے کی چیز کی مقدار کم ہو یا زیادہ، جو اس میں ملائی گئی ہو۔ کیونکہ جب کوئی جامد چیز مائع میں ملائی جاتی ہے تو وہ بھی مائع ہی بن جاتی ہے۔(۸۸)

۱۰۔ مجلس الأوروبی للإفتاء والبحوث (European Council for Fatwa and Research) نے عالمِ اسلام میں ملک بینک کے قیام اور فروغ کی روک تھام کے متعلق انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کی کی طرف سے پیش کردہ قراردادِ پر نظرِ ثانی کی اپیل کی اور قائلینِ حرمت کے رد میں رسالہ لکھا اور آخر میں لکھا کہ:

اس بارے میں ہمارا نقطہ نگاہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی، الشیخ عبداللطیف حمزہ اور الاستاذ مصطفیٰ الزرقا کی رائے کے موافق ہی ہے (یعنی ہم بھی اس کے جواز ہی کا فتوی دیں گے) کیونکہ اس کے فوائد بہت عظیم ہیں اور حیات انسانی کے تحفظ کے لیے ملک بینک کی خدمات بھی قابل تحسین ہیں۔ پھر ایسے مراکز سے بچوں کو دودھ پلانے

سے حرمت کا وقوع بھی نہیں ہوتا کیونکہ اس میں نہ تو دودھ پلانے والی عورت کا معلوم ہوتا ہے اور نہ رضاعت کی تعداد کے متعلق کچھ علم ہوتا ہے۔(۸۹)

خلاصۂ بحث

تفصیلی بحث کے بعد نتیجتاً یہ بات سامنے آتی ہے کہ ملک بینک کے معاملے میں شریعت کا لحاظ رکھا جائے گا اور شرعی لحاظ سے ملک بینک رضاعت کی شرائط پر پورا نہیں اترتا، کیوں کہ عددِ رضعات کی معرفت معدوم ہے، دودھ مخلط ہے، مرضعات نامعلوم ہیں، لہٰذا ملک بنک سے انتفاع پر رضاعت سے ہونے والی تحریم کے احکام مرتب نہیں ہوں گے اور ملک بینک سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

حوالہ جات وحواشی

(۱) كنعان، احمدمحمد، الدكتور، الموسوعة الطبعية الفقهية، دارالاجفائس، بيروت ، ۲۰۰۰م، ص ۴۸۷

(2) Guidelines for the operation of a Donar Human Milk Bank in south Africa, p:3 www.hmbasa.org.za/HMbASA% 20guidelines.pdf

(۳) مجلة مجمع الفقه الاسلامی،منظمة المؤ تمر الا اسلامی، جده، ۲/۲۶۲-۲۶۴

(۴) محمدالهواری، الدكتور، بنوك الحليب وعلا قتها باحكام الرضاع ، المجلس اللأ وروبی الافتاء والبحوث،(European Council for Fatwa and Research) دیسمبر ۲۰۰۳م، ص ۳

(5) www.hmbasaoorg,za/history.history.html

(6) http://www.bbc.co.uk/urdu/india/story/2007/11/071120_milk_bank_awa.shtml

(7) www.texasmilkban.org//contant/history.milk.banking

(۸) بنوك الحيب وعلا قتها باحكام الرضا ع ،ص ۲۴

(۹) البقره۲:۲۳۳

(۱۰) البقره۲:۲۳۳

(۱۱) الطلاق ۶۵:۶

(۱۲) القریشی، اسماعیل بن محمد بن الفضل، الترغیب والترهیب، دارالحدیث، القاهره ۱۹۹۳م، ۲۲۸/۲

(13) http://pakcyber.net/phc.gov.pk/site/primary-health-care-urdu-guidelines/15-maan-ka-dudh.html

(14) http://www.unmultimedia.org/radio/urdu/archives/883/

(15) http://beta.jang.com.pk/JangDetail.aspx?ID= 88574

(16) http://www.qalamkarwan.com/2011/07/no-subtitute.of-breast-milk.html

(17) http://dinafree.do.am/forum/13-20-1

(18) http://96.0.221.132/ur/index.php?page=SubPage& MasterPageID=13&ID=11

(۱۹) مجلة مجمع الفقه الاسلامی، ۲۶۱/۲

(20) Marieb, Elaine, Humain Anatomy & Psychology, Loose Leaf, 2012, p:599

(21) http.//ww.islamtimes.org/vdcd9i05.yt0fz6342y.txt

(22) http://www.express.pk/story/146286/
http://www:bbc.co.uk/urdu/entertainment/2013/06/130629 breqstfeeding study nj.shtml

(۲۳) البقره ۲: ۲۳۳؛ الطلاق ۶۵:۶

(۲۴) ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد بن احمد، أبو الولید، القرطبی، بدایة المجتهد و نهایة المقتصد، دارلحدیث القاهره، ۲۰۰۴م، ۱۴۷/۳

(۲۵) السرخسی، محمد بن أحمد بن أبی سهل، المبسوط، دارالمعرف، بیروت، ۱۹۹۳م، ۱۲۵/۱۵

(۲۶) الطرابلسی، محمد بن محمد بن عبدالرحمن، شمس الدین، ابو عبد لله، مواهب الجلیل فی شرح مختصر خلیل، دارالفکر، دمشق، ۱۹۹۲م، ۲۶۵/۴

(۲۷) المبسوط، ۱۷۰/۲۳

(۲۸) ابن قدامة، ابو محمد عبدالله بن احمد بن محمد، المغنی، مکتبة القاهره، ۱۹۶۸م، ۱۹۶/۴

(۲۹) المبسوط، ۱۲۵/۱۵

(۳۰) الطلاق: ۶

(۳۱) سنن ابی دائود، کتاب البیوع، باب فی ثمن الخمر و المیتة، ح: ۳۴۸۸

(۳۲) الماوردی،ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الحاوی الکبیر، دار الکتب العلمیة،بیروت، لبنان، ۱۹۹۹م،۳۳۳/۵

(۳۳) محمد بن محمد بن محمد محمود، العنایة شرح الهدایة ، دارالفکر، دمشق،۴۲۳/۶

(۳۴) ذین الدین بن ابراهیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنزالدقائق، دارالکتاب الاسلامی، ۸۷/۶

(۳۵) بدایة المقتصد و نهایة المقتصد،۱۴۷/۳

(۳۶) المغنی لابن قدامہ ۱۹۶/۴

(۳۷) بچے کے حلق میں دودھ ٹپکانا

(۳۸) بذریعہ ناک بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچانا

(۳۹) انجکشن کے ذریعے بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچانا

(۴۰) المبسوط، ۱۳۴/۵

(۴۱) مالك بن انس بن مالك، المدونه، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان،۱۹۹۴م،۹۵/۲

(۴۲) المغنی،۱۷۳/۸

(۴۳) سنن ابی دائود ،کتاب النکاح ، باب فی رضاعة الکبیر، ح:۲۰۵۹

(۴۴) سنن الترمذی ، ابواب الرضاع ، باب ماجاء ان الرضاعة لاتحرم الافی الصغر دون الحولین ، ح:۱۱۵۲

(۴۵) المغنی، ۱۷۳/۸

(۴۶) النساء ۴:۲۳

(۴۷) الجامع الصحیح للبخاری،کتاب الشهادات ، باب الشهادة علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم، ح:۲۶۴۵

(۴۸) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید، الاندلسی، المحلی، دار الفکر، بیروت،۱۸۵/۱۰

(۴۹) الجامع الصحیح للمسم،کتاب الرضاع ،باب فی المصة والمصتین،ح:۱۱۵۰

(۵۰) الجرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۹۸۳م، ۱۱۱/۱؛ معجم مقاییس اللغة،۴۰۰/۲؛ القاموس الفقهی، دارالفکر، دمشق، ۱۹۸۸م،۱۴۹/۱

(۵۱) النجم ۵۳:۲۸

(۵۲) مجلة مجمع الفقه الاسلامی،۲۵۶/۲

(۵۳) حضرت لیث بن سعدؒ (۹۳ھ-۱۷۵ھ) کبار تبع تابعین میں سے ہیں۔صحاح ستہ کے تمام مولفین نے ان سے روایت کی ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ کے نزدیک ثقہ،فقیہ اور امام ہیں۔امام ذھبی کے نزدیک امام مالک کے مثل ہیں۔

(رواۃ التہذیبین، رقم الترجمۃ:۵۶۸۴)

(۵۴) المحلی،۱۰/۱۸۵

(۵۵) المبسوط، ۵/۱۴۰؛ فتاوی عالمگیری (اردو)، مترجم: مولانا سید امیر علی، مکتبیہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۲/۲۵۴۔۲۵۵

(۵۶) النووی، یحیٰ بن شرف الدین، ابو زکریا، محی الدین، روضۃ الطالبین عمدۃ المفتین، المکتبۃ الاسلامی، بیروت،دمشق،عمان، ۱۹۹۱م، ۶/۹

(۵۷) المبسوط، ۵/۱۴۰-۱۴۱

(۵۸) ایضاً

(۵۹) الدسوقی، محمد بن احمد بن عرفۃ ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، دار الفکر، بیروت، لبنان، ۲/۵۰۳

(۶۰) روضۃ الطالبین عمدۃ المفتین،۶/۹

(۶۱) المغنی، ۸/۱۷۵

(۶۲) المبسوط،۵/۱۴۰؛ البحر الرائق شرح کنزالدقائق، ۳/۲۴۵؛ روضۃ الطالبین عمدۃ المفتین،۹/۴

(۶۳) المبسوط،۵/۱۴۰ ؛ البحر الرائق شرح کنزالدقائق،۳/۲۴۵

(۶۴) المبسوط،۵/۱۴۱

(۶۵) یونس۱۰:۳۶

(۶۶) البحر الرا ئق، ۳/۳۳۸

(۶۷) روضۃ الطالبین،۹/۵-۹

(۶۸) المغی،۲/۱۷۲

(۶۹) الشرح الکبیر،۲/۵۰۲

(۷۰) النجم:۲۸

(۷۱) الجامع الصحیح للمسم،کتاب الرضا ع ،باب التحریم بخمس رضاعت، ح۱۱۵۲

(۷۲) مصطفیٰ احمد الزرقا،شرح القواعدالفقھیہ، دارالقلم، دمشق،۱۹۸۹، ۱/۷۹

(۷۳) کشاف ا لقنا ع ۔ ۵/۴۵۶

(۷۴) سنن الترمذی ،ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع ، باب حدیث اعقلھا، ح:۲۵۱۸

(۷۵) الجامع الصحیح للمسلم ،کتاب الطلاق ،باب اخذالحلال وترک الشبہات، ح:۱۵۹۹

(۷۶) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الشهادات، باب اذاشهد شاهد ، ح:۲۶۴۰

(۷۷) المغنی ، ۱۶۲/۸

(۷۸) الموصلی،عبدالله بن محمودبن مودود، الختیارلتعلیل المختار، مطبعة الحلبی، القاهرة، ۱۹۳۷م، ۱۲۰/۳

(۷۹) الزحیلی، محمد مصطفی، القوائد الفقهیة وتطبیقا تها فی المذاهب الاربعة، کلیة الشریعة و دراسات الاسلامیه، جامعة الشارقة، دارالفکر، دمشق، ۲۰۰۶م،۲۳۰/۱

(۸۰) شرح القواعد الفقهیه، ۲۰۵/۱

(۸۱) ولید بن راشد السعیدان، تلقیح الا فهام ا لعلیة شرح القواعدا لفقهیه، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامیة ، الریاض، ۱۱/۳

(۸۲) السبقی، تاج الدین عبد الوهابین، تقی الدین، الاشباه والنظائر، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۹۹۱م، ۴۱/۱

(۸۳) مجلة مجمع الفقه الاسلامی، ۲۹۰/۲

(۸۴) فتاوی قطاع الافتاء بالکویت، وزارةالأوقاف والشؤن الاسلامیة، ادارة العامة للافتاء والبحوث الشرعیة، مصر، ۱۹۹۶م، ۱۲۲/۴

(۸۵) النساء:۲۳

(۸۶) الجامع الصحیح للبخاری ،کتاب الادب ،باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: یسروا ولا تعسروا، ح:۶۱۲۶

(۸۷) الجامع الصحیح للبخاری ،کتاب الادب ،باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: یسروا ولا تعسروا، ح:۶۱۲۴

(۸۸) جریده الاهرام المصریة، تاریخ:۲۳/۰۸/۱۹۸۳؛ وتاریخ:۲۹/۰۸/۱۹۸۳

(۸۹) بنوك الحلیب وعلا قتها باحکام الرضا ع ،ص۲۴

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

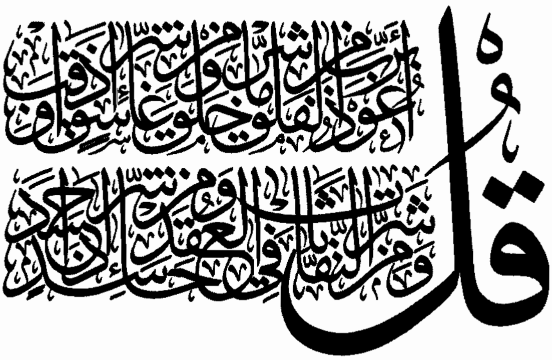

قل أعوذ برب الفلق
من شر ما خلق
ومن شر غاسق إذا وقب
ومن شر النفاثات في العقد
ومن شر حاسد إذا حسد